سفرنامہ پنجاب و سندھ

پنجاب و سندھ میں کیا کیا دیکھا؟

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ:
مرحبا اکیڈمی
سلسلۂ اشاعت نمبر 69

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یاد گار سفر نامہ

سفر نامہ پنجاب و سندھ

پنجاب و سندھ میں کیا کیا دیکھا؟

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 69

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: سفر نامہ پنجاب وسندھ

سلسلہ اشاعت: 69 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفیؔ آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 56

قیمت: 250 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 22 ذی الحجہ 1419ھ مطابق 9 اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال	0543-551148
مکتبہ انوار القرآن	نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال	0321-5974344
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال	0543-553200
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5	
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال	0543-553546
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان	
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14	

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید الحنفی

فہرست عنوانات

سفر نامہ پنجاب وسندھ.................... 5
سات روزہ سفر نامہ عبدالوحید الحنفی 5
(ا)۳شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰ اپریل ۲۰۱۸ء
بروز جمعۃ المبارک....................... 5
۴شعبان مطابق ۲۱اپریل بروز ہفتہ 6
۵ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء بروز
اتوار.................................. 8
سفر نامہ ۶شعبان مطابق ۲۳اپریل بروز پیر.. 10
حضرت مولانا عبید اللہ سندھی ؒ اور تحریکِ ثمرۃ
التربیت.............................. 12
تحریک ریشمی رومال ۱۹۱۴ء اور حضرت مولانا عبید
اللہ سندھی ؒ.......................... 14
تحریکِ آزادی ہند میں مولانا عبید اللہ سندھی ؒ
اور خلیفہ غلام محمد دین پوری کی خدمات.. 15
منصوبہ ناکام ہوگیا.......................... 16
مولانا عبید اللہ سندھی ؒ کی وفات 17
مولانا میاں عبدالہادی دین پوری ؒ....... 18
مولانا عبدالشکور دین پوری ؒ........... 18
حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ
درخواستی ؒ.......................... 18
سفر اللہ آباد ضلع رحیم یار خان 19
روئیداد سفر ۷ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴ اپریل
۲۰۱۸ء بروز منگل........................ 19
حضرت پیر عبدالمالک صاحب ؒ صدیقی .. 20
مخدوم پور کا سفر نامہ........................ 20
حضرت مولانا سید امین شاہ صاحب ؒ کا توکل
.... 22
آپ کے معمولات کا آنکھوں دیکھا مشاہدہ... 23
دار العلوم دیوبند کا فیض مخدوم پور میں 26
پیر خورشید احمد شاہ صاحب ؒ............ 27
حضرت شاہ کا سفر حرمین شریف........... 28
کسرِ نفسی کا عجیب منظر.................... 28
پیر عبدالحفیظ مکی صاحب سے ملاقات کا منظر.. 29
ہندوستان کے علماء کی مولانا امین شاہ صاحب سے
بیعت 31
خانقاہ مخدوم پور میں کیا دیکھا............. 32
خانقاہ خورشیدیہ قصبہ عبدالحکیم حاضری 34
سفر سرگودھا............................ 35
(ا)مرکز اہل سنت میں کیا دیکھا.......... 37
(۲)حنفیہ میڈیا سنٹر.................... 37
(۳) میڈیا کے ذریعہ تقاریر مع تصاویر اشاعت
.... 37
(۴)درس گاہ کا منظر..................... 38
(۵) مجلس ذکر کے لیے نشست گاہ 38
(۶)نمازِ فجر کے بعد ذکر بالجہر............ 39
نمازِ فجر کے بعد ذکر 40
ملاقات پر بندہ کے تاثرات............... 41
تجویز ا................................ 43
تجویز ۲.............................. 43
تجویز ۳.............................. 44
مولانا سید قاسم شاہ صاحب بخاری ؒ سرگودھا
.... 45
مولانا احمد دین صاحب ؒ ابنِ حافظ قائم دین
صاحب ؒ کے مزار پر حاضری 45
رہنما اصول............................. 48
(ا) قرآن صراط مستقیم کی پہچان 48
(۲)اسوۂ حسنہ۔بہترین نمونہ................ 48
(۳) گمراہ شخص کی پہچان 48

حافظ اہلسنت عبدالوحید

(۴) اللہ و رسول ﷺ کی رضا بہت ضروری ہے 48
(۵) اللہ نافرمان سے راضی نہیں ہوتا 49
(۶) کافر وہ جو اللہ کے فیصلہ کے برعکس فیصلہ کرے 49
(۷) سنت کے مطابق عمل کرنا کیوں ضروری ہے 49
(۸) اللہ کا حکم سنادو۔ مشرکین کی پرواہ نہ کرو 49
(۹) ہم اپنے اعمال کو قرآن و حدیث کے احکام کی روشنی میں دیکھیں 50
(۱۰) رسول کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہے 50
(۱۱) اللہ سے محبت کرنے والوں کو اتباعِ رسول ﷺ کا حکم 50
(۱۲) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر عمل ضائع ہو جائیں گے 51
(۱۳) اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں کو عذاب دوزخ 51
(۱۴) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو 51
(۱۵) جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے 52
حالاتِ حاضرہ، میڈیا، معیار نہیں۔ احکامِ الٰہی معیار ہے 52
(۱۶) تصاویر گھر سے اُتارنے کا حکم 52
(۱۷) جس نے تصویر بنائی اس کو قیامت کے دن عذاب 52
(۱۸) سود کھانے اور تصاویر اتارنے پر لعنت 53
(۱۹) ارشاد نبوی ﷺ: جس نے میری سنت کو لے لیا، وہ میری امت ہے 53
(۲۰) جو حضور ﷺ حکم دیں، اس کو اختیار کرو 54
(۲۱) جس نے میری سنت کی مخالفت کی، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں 54
درسِ عبرت 54

☆☆☆☆

سفر نامہ پنجاب و سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

سات روزہ سفر نامہ عبدالوحید الحنفی

(۱) ۳ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰ اپریل ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آج چکوال سے ۱۱ بجے دن فیصل آباد کے لیے بس پر سفر شروع کیا۔ راستہ میں پنجاب کے مختلف شہروں اور اضلاع سے گزرتے ہوئے عجائبات قدرت کا نظارہ کرتے ہوئے ۳ بجے کے قریب فیصل آباد پہنچا۔ وہاں سفری نماز ظہر ادا کی۔ اور فون پر حضرت مولانا عبدالرحیم چاریاری سے خیر خیریت دریافت کی۔ انہوں نے جامعہ حنفیہ آنے کی دعوت دی لیکن چوں کہ سفر سندھ کے لیے قراقرم ایکسپریس ریل گاڑی میں سفر کرنا تھا اس لیے اُن کے مدرسہ میں جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ اور چھ بجے شام گاڑی میں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد سوار ہو گیا۔ اور گاڑی سفر

کے لیے رواں دواں ہو گئی۔

(۲) اس طرح گاڑی میں آگے کا سفر پنجاب و سندھ کا شروع کیا اور گاڑی ہی میں راستہ میں آنے والے شہروں اور قصبوں کا نظارہ کرتے ہوئے روہڑی رات ۳ بجے تک سفر جاری رہا۔ اچانک تین بجے گاڑی رک گئی۔ تو معلوم ہوا کہ انجن خراب ہو گیا ہے۔ اس طرح ۳ گھنٹے بعد نیا انجن لگایا گیا اور اگلا سفر جاری ہوا۔

۴ شعبان مطابق ۲۱ اپریل بروز ہفتہ

(۳) صبح ۱۰ بجے گاڑی حیدر آباد سندھ کی حدود میں داخل ہوئی۔ حیدر آباد اسٹیشن پر گاڑی سے اُتر کر جنہان سومرو تحصیل شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خان سندھ کا پھر اگلا سفر ویگن پر شروع ہوا۔ اس طرح دو گھنٹہ سفر کر کے ۱۲ بجے کے قریب جنہان سومرو میں پہنچے اور پھر آرام کے بعد وہاں نماز ظہر ادا کی۔

(۴) نماز عصر کے بعد سُنّی قافلہ نے حضرت مولانا قاضی ظہور حسین صاحب اظہر امیر تحریکِ خدام اہل سنت پاکستان، حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد چکوال، مولانا زاہد حسین رشیدی صاحب، مولانا عبدالجبار صاحب سلفی کا استقبال جنہان سومرو سے کافی دور باہر تک آکر کیا۔

سُنّی قافلہ میں موٹر سائیکلیں، کاریں اور گاڑیاں خدام اہل سنت و الجماعت کے پرچموں کو لہراتے ہوئے اور یا اللہ مدد اور اصلی کلمہ اسلام زندہ باد اور خلافتِ راشدہ حق چار یار رضی اللہ عنہم کے نعرے لگاتے ہوئے مدرسہ مظہریہ حسینیہ میں داخل ہوئے اور نمازِ مغرب ادا کی گئی۔

(۵) نمازِ مغرب کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ مولانا محمد قاسم گجر صاحب نے اپنا کلام سنایا، پھر حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن صاحب مدظلہ، مولانا عبدالجبار سلفی صاحب مدظلہ اور مولانا محمد ابو بکر صدیق صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کی تقاریر ہوئیں۔ ۹ بجے کے بعد نمازِ عشاء ادا کی گئی اور پھر دوبارہ جلسہ شروع ہوا جس میں حضرت مولانا قاضی ظہور الحسین صاحب اظہر مدظلہ امیر تحریکِ خدام اہل سنت و الجماعت پاکستان نے سُنّی مؤقف پیش کیا اور مسئلہ خلافت راشدہ پر تفصیل سے خطاب فرمایا۔ یہ پروگرام تقاریر کا رات ۲ بجے تک جاری رہا۔ آخری بیان حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کاظمی کا ہوا اور پھر طلبہ کی دستار بندی ہوئی اور دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

۵ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء بروز اتوار

(۶) نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ' سومرو خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں سکھر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضری کے لیے جھنان سومرو سے ایک قافلہ روانہ ہوا جس میں کئی کاریں اور گاڑیاں تھیں۔ جن میں حضرت مولانا قاضی ظہور حسین صاحب مدظلہ'، مولانا جمیل الرحمٰن صاحب مدظلہ' اور دیگر احباب شریک سفر ہوئے۔

لیکن عجیب اتفاق ہوا کہ عبدالوحید الحنفی کو چلتے ہوئے بتانا سب بھول گئے کہ ہم جا رہے ہیں۔ اور یہ سب چلے گئے۔ اور یہ مسجد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں ہی تلاوت وغیرہ میں مشغول رہا۔ جب اشراق کے بعد مسجد سے باہر نکل کر دیکھا تو سب جا چکے تھے۔ گویا مدرسہ کا ماحول یہ تھا کہ

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں بلبلیں
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائیں گی

(۷) الحمدللہ کہ اس طرح قافلہ میں جانے سے پیچھے رہ جانے کا بالکل ملال نہ ہوا بلکہ یہ تصور کیا کہ اب اکیلے ہی یہ سفر سندھ اور پنجاب شاید اللہ تعالیٰ کرانا چاہتے ہیں اس لیے بندہ خود بھی بھول گیا کہ قافلہ نے جانا

ہے۔ جلدی مسجد سے باہر جاؤ اور قافلہ والے بھی بھول گئے کہ کوئی رفیقِ سفر اس سفر سکھر میں ہم سے بچھڑ تو نہیں گیا۔ شاید اس میں بھی کوئی بہتری ہی ہو گی۔

(۸) ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد کے قریب ایک ساتھی حضرت مولانا عبدالمالک بھٹو صاحب فاضلِ جامعہ فاروقیہ کراچی، قصبہ کریم داد خاص خیلی میں خطابت و تدریس کرتے ہیں۔ بندہ نے اُن کو فون کیا کہ جنہاں سومرو سے سکھر کا سفر کتنے میل کا ہے؟ اُن سے معلوم ہوا کہ تقریباً چھ گھنٹے کا سفر ہے لیکن مجھے کہا کہ پہلے آپ ٹنڈو جام پہنچیں۔ اگلا سفر میں خود ایسا انتظام کروں گا کہ منزل مقصود تک ایک عالم آپ کے ہمراہ جاکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر لے جائیں گے اور زیارتیں کرائیں گے۔

(۹) چناں چہ بندہ ایک بجے کے قریب بس پر سفر کر کے ٹنڈو جام پہنچا۔ آگے وہ استقبال کے لیے خود آئے ہوئے تھے۔ چناں چہ بندہ کو ساتھ لے کر ٹنڈو جام سے قصبہ کریم داد خاص خیلی میں گئے۔ وہاں نمازِ ظہر ادا کی اور ایک پُر تکلف دعوت کی۔

(۱۰) نمازِ ظہر کے بعد ۲ بجے واپسی ٹنڈو جام ہوئی اور وہاں سے سکھر والی بس پر اگلا سفر شروع ہوا۔ چناں چہ رات کو ۱۰ بجے جب سکھر پہنچا تو آگے خود حضرت مولانا مسعود احمد صاحب جو کہ لارڈ کانہ روڈ پر بستی

بحار آباد سکھر میں عالمگیر مسجد میں خطیب ہیں بس سٹاپ پر موجود تھے۔ چناں چہ اگلا سفر اُن کی رفاقت میں شروع ہوا، بستی محبوب گوٹھ جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات ہیں، رات 1½ بجے کے قریب پہنچے۔ مولانا مسعود احمد کی جائے قیام قصبہ بحار آباد اس جگہ کے بالکل قریب تھی وہاں رات ۲ بجے پہنچے۔ اور اُن کی مسجد میں رات کو قیام کیا۔ نمازِ فجر کے بعد مزارات کی زیارت کے لیے پھر اُن کی بستی سے واپسی کا سفر شروع کیا۔

سفر نامہ ۶ شعبان مطابق ۲۳ اپریل بروز پیر

ضلع سکھر کی بستی محبوب گوٹھ کے قبرستان میں واقع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضری دی۔ ان مزارات میں ایک مزار پر یہ بورڈ آویزاں تھا "مزار حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ" دوسرے مزارات پر کوئی عبارت تحریر نہ تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت حضرت مولانا مسعود احمد صاحب کی رفاقت میں نصیب کی۔ مزارات کی زیارت کے بعد سکھر پہنچے اور اگلا سفر شروع کیا۔

(۱۱) بڑے عرصہ سے خواہش تھی کہ حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بندہ کے بھی مرشد تھے۔ آپ ۱۹۶۷ء میں چکوال جامعہ عربیہ اظہار الاسلام مدنی جامع مسجد کے سالانہ جلسہ پر تشریف لائے تھے۔ اس وقت بندہ کی عمر ۱۸ سال

تھی۔ آپ کی تقریر سُننے کی سعادت ملی۔ آپ کے چہرے پر نورانی انوارات کی گویا قرآن و حدیث کی تلاوت کے دوران بارش محسوس ہوتی تھی۔

آپ کی تقریر جاری تھی کہ نمازِ فجر کی اذانیں شہر میں شروع ہو گئی تھیں لیکن سامعین کا یہ عالم تھا کہ قرآن وحدیث آپ کی زبان سے سُنتے سُنتے لوگ اس اطمینان سے مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی طرف کوئی حرکت نہ تھی۔ ایسا اجتماع شاید ہی کوئی زندگی میں دیکھا ہو لیکن ۱۸ سال کی عمر میں یہ اجتماع جو دیکھا آج تک نہیں بھولا۔

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی

چناں چہ بندہ سکھر سے سفر کر کے خان پور کٹوراں پہنچا۔ وہاں سے دین پور خانقاہ میں حضرت مولانا مسعود احمد صاحب مدظلہٗ دین پوری کی مسجد میں پونے تین بجے نمازِ ظہر باجماعت پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر حضرت مسعود احمد دین پوری سے ملاقات کی اور دعا کرائی اور قبرستان میں جا کر حضرت مولانا غلام محمد صاحب رحمہ اللہ دین پوری اور حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا عبدالہادی صاحب رحمہ اللہ اور مولانا زبیر احمد صاحب رحمہ اللہ دین پوری، حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا

عبد اللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور ایصالِ ثواب کیا۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور تحریکِ ثمرۃ التربیت

دارالعلوم دیوبند کا قیام ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء میں انڈیا کے اندر ضلع سہارنپور کے قصبہ دیوبند میں عمل میں لایا گیا تھا۔

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (ولادت ۱۸۱۷ء وفات ۱۸۹۹ء) کی سرپرستی اور اپنے رفقاء حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (ولادت ۱۸۲۸ء وفات ۱۹۰۵ء) حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی (ولادت ۱۸۳۲ء وفات ۱۸۸۶ء) وغیرہ کی معاونت سے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی تھی۔

چناں چہ ۱۳ سال تک دارالعلوم دیوبند نے علمی و تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۷۹ء میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسین صاحب نے ”ثمرہ التربیت“ کے نام سے ایک خفیہ سیاسی انقلابی تحریک شروع کی، جس کے ذریعہ انہوں نے بیرونِ ہند افغانستان، ایران، بغداد اور عرب وغیرہ کے علاقوں میں آزادئ ہند کی تحریک کو منظم اور مضبوط کرنے کے لیے وفود بھیجے۔ تقریباً ۳۰ سال تک یہ تحریک خفیہ طور پر کام کرتی رہی۔

اس کے بعد ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ میں جب شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسین صاحب دیوبندی ؒ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست اور صدر مدرس تھے تو انہوں نے فضلاء دارالعلوم دیوبند پر مشتمل ایک تنظیم "جمعیت الانصار" کے نام سے قائم کی۔ یہ تنظیم "ثمرۃ التربیت" ہی کا تسلسل اور دار العلوم دیوبند کا سیاسی شعبہ تھا۔ اس تنظیم کا ناظمِ اعلیٰ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب نے امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی کو بنایا تھا۔ مولانا عبید اللہ سندھی ؒ اس وقت دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد سندھ میں تعلیمی و تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

حضرت شیخ الہند ؒ نے ان کو فوری طور پر سندھ سے طلب کیا اور اس سیاسی شعبہ کی ذمہ داری انہیں سونپ دی۔ حضرت عبیداللہ سندھی ؒ نے اس ذمہ داری کو بڑے احسن طریقہ سے نبھایا۔ اس سیاسی شعبہ اور حضرت عبیداللہ سندھی ؒ کی برق رفتار سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند انگریز حکومت کی نظر میں آگیا۔

جس کی وجہ سے بعض تحفظات اور سیاسی مصلحتوں کی بنا پر حضرت شیخ الہند ؒ نے چار سال بعد ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳۳۱ھ میں اس شعبہ کو "نظارۃ المعارف" کے نام سے دہلی منتقل کر دیا۔ اور یہ شعبہ بدستور حضرت مولانا عبید اللہ سندھی ؒ کی قیادت و نظامت میں ہی رہا۔ اس

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کے دہلی منتقل کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت شیخ الہندؒ دارالعلوم دیوبند سے الگ رہ کر علی گڑھ یونیورسٹی کے جدید تعلیم یافتہ ایسے حضرات کے ساتھ روابط قائم کرنا چاہتے تھے جو آزادی و حریت کا جذبہ رکھتے تھے۔

چناں چہ حضرت شیخ الہندؒ کے حکم پر حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے دہلی کے اندر مولانا محمد علی جوہرؒ، حکیم اجمل خانؒ اور ڈاکٹر انصاریؒ وغیرہ حضرات سے روابط قائم کیے اور انہیں حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک حُریت کے ساتھ باقاعدہ طور پر جوڑا۔

تحریک ریشمی رومال ۱۹۱۴ء اور حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ

عبدالوحید

۱۹۱۴ء مطابق ۱۳۳۲ھ میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ نے غیر ملکی اقتدار کے خاتمہ اور آزادی ہند کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا۔ جس میں ترکی، جرمنی اور افغانستان کو بھی شامل کیا گیا۔ جرمنی نے اسے برلن پلان جبکہ تاریخ برّصغیر کے اندر اسے ریشمی رومال تحریک کا نام دیا گیا۔

اس تحریک کا نام ریشمی رومال اس لیے تجویز ہوا کہ یہ معاہدہ ریشمی رومال پر تحریر کیا گیا، اس کی عبارت صرف روشنی کے سامنے پڑھی جا سکتی تھی۔

اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لیے 1915ء مطابق ق ۱۳۳۳ھ میں حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کو کابل روانہ کر دیا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء مطابق ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ میں حضرت سندھی رحمہ اللہ کابل پہنچے اور ۱۸ ستمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۸ محرم ۱۳۳۴ھ میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ نے حجاز کی طرف رختِ سفر باندھا۔

منصوبہ یہ تھا کہ ترکی اور جرمن فوجیں افغانستان کے راستہ ہندوستان میں داخل ہوں گی اور ہندوستانی حریت پسند اندرونی طور پر بغاوت کر کے فرنگی اقتدار کا خاتمہ کر دیں گے۔[1]

تحریکِ آزادی ہند میں مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ اور خلیفہ غلام محمد دین پوری کی خدمات

تحریکِ ریشمی رومال کی کامیابی کے بعد حکومت ہند کا جو نقشہ ترتیب دیا گیا تھا، اس میں جنود ربانیہ کے نام سے ایک فوج تشکیل دی گئی تھی۔ جس میں مختلف اسلامی ممالک کی با اثر شخصیات اور ہندوستان کے مختلف طبقات کے انقلابی افراد کو شامل کیا گیا تھا۔

اس میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کو چیف آف آرمی سٹاف اور مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کو اُن کا وائس چیف آف آرمی سٹاف تجویز کیا گیا تھا۔ اور جنود ربانیہ کے جو لیفٹیننٹ جنرل، میجر

[1] بحوالہ برصغیر میں اسلام کی اشاعت مؤلفہ مولانا عبد الحق بشیر صاحب

جنرل و کرنل تجویز کیے گئے اُن میں بڑے بڑے اکابر بھی شامل تھے۔
جنود ربانیہ کے لیفٹیننٹ جنرل کے عہدہ کے لیے جو تجویز کیے گئے تھے ان میں

(۱) حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری (۲) حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد دینپوری بھی شامل تھے۔

منصوبہ ناکام ہو گیا

بد قسمتی سے حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے منصوبہ پر عمل درآمد کے لیے جو خطوط ہندوستان کے مختلف حضرات کو کابل سے روانہ کیے، ۱۹۱۶ء مطابق ۱۳۳۴ھ میں وہ خطوط برطانوی انٹیلی جنس کے ہاتھ لگ گئے۔ جس کی وجہ سے وہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔ ملک بھر میں گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کی واپسی کے راستے بند ہو گئے اور انہوں نے ۲۴ سال کابل، ماسکو، استنبول اور مکہ مکرمہ وغیرہ کے علاقوں میں جلاوطنی کے گزارے۔ ۱۹۳۹ء میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اور بعض دیگر حضرات کی کوششوں سے حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کو واپسی کی اجازت ملی اور وہ واپس ہندوستان تشریف لائے۔ دیوبند میں طلبہ سے ملاقات کی۔ دارالعلوم دیوبند میں اس سال حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریکِ خدام اہل سنت والجماعت بھی زیرِ تعلیم تھے۔ مولانا سندھی کی

شخصیت کا تعارف حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے بچپن میں ہمیں کرایا تھا۔ اس لیے دین پور شریف حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے وقت حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی آزادی ہند کے لیے خدمات کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ دین پور میں حاضری سے کئی سبق آموز واقعات سامنے آگئے۔

تحریکِ ریشمی رومال کے مرکز چکوال پنجاب میں حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے رفیق ابو محمد احمد الدین چکوالی تھے (المتوفی ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ مطابق مئی ۱۹۲۹ء) اور مرکز دین پور ضلع رحیم یار خان میں حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد دین پوری (المتوفی ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء) علماء و مشائخ کی قیادت کر رہے تھے۔ اس طرح تحریکِ ریشمی رومال کے پنجاب میں اہم مرکز دین پور اور چکوال تھے۔

مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے دین پور میں ۳ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء میں انتقال فرمایا اور عام قبرستان میں آپ کا مزار ہے۔ جہاں حاضر ہو کر ایصالِ ثواب کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائیں۔ آمین

ادارہ حافظ عبدالمجید الحنفی

مولانا میاں عبد الہادی دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد مرکز دین پور میں میاں عبد الہادی صاحب دین پوری کے روحانی فیض سے عام وخواص علماء اور مشائخ اور عوام نے بھرپور فیض پایا۔ آپ کا انتقال ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۸ء کو دین پور میں ہوا۔ خلیفہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے ساتھ آپ کی قبر بنائی گئی۔ ان کے مزار پر بھی حاضر ہو کر ایصال ثواب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مولانا عبد الشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید حنفی

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری تبلیغی جلسوں پر چکوال تشریف لایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۸۷ء دین پور میں وفات پائی اور دین پور کے اس تاریخی قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔ ان کے مزار پر بھی حاضر ہو کر ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ تعالیٰ اہلِ قبرستان کے درجات بلند فرمائیں اور سب کو جنت الفردوس نصیب کریں۔ آمین۔

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

آپ جمعیت علمائے اسلام کل پاکستان کے امیر رہے اور جامعہ مخزن العلوم خان پور میں دورہ حدیث اور دورہ تفسیر پڑھاتے رہے۔ آپ نے

۲۸ اگست ۱۹۹۴ء کو انتقال فرمایا اور دین پور کے قبرستان میں آپ کا بھی مزار ہے۔ یہ بڑے بڑے اکابر اس تاریخی قبرستان میں آرام فرما ہیں اور ان کا روحانی فیض دنیا کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے۔

سفر اللہ آباد ضلع رحیم یار خان

ضلع رحیم یار خان کی تحصیل لیاقت پور کے ایک اہم شہر اللہ آباد جس کو عام طور پر اللہ آباد کہتے ہیں، وہاں مولانا عبدالمنان معاویہ صاحب رہتے تھے۔ اُن کو جب بتایا کہ بندہ دین پور میں اکابر کے مزارات سے فیض پا رہا ہے تو انہوں نے اللہ آباد کے سفر کی ترغیب دی۔ چناں چہ وہاں جانے کا پروگرام بن گیا۔ چناں چہ دین پور اور خان پور کے اکابر سے فیض پانے کے بعد لیاقت پور پہنچا۔ پھر وہاں سے مولانا عبدالمنان معاویہ صاحب کی رفاقت میں عصر کے وقت اللہ آباد پہنچے اور نمازِ عصر جامع مسجد اللہ آباد میں ادا کی۔ یہ وہ مسجد ہے جہاں مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ بھی تشریف لائے تھے۔ مولانا عبدالمنان معاویہ صاحب نے شہر کے چیدہ چیدہ علماء کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔ اس طرح اللہ آباد میں علماء سے ملاقات ہو گئی اور علماء سے تبادلۂ خیال کرنے کا دیر تک سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح رات کو اللہ آباد میں ہی قیام کیا۔

روئیداد سفر ۷ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴ اپریل ۲۰۱۸ء بروز منگل

اللہ آباد ضلع رحیم یار خان سے مولانا عبدالمنان صاحب کی رفاقت میں

لیاقت پور تک سفر کیا۔ وہاں سے مخدوم پور ضلع خانیوال جانے کے لیے سفر شروع کیا۔ اس طرح سفر کے دوران راستہ میں بس سے ہی عجائباتِ قدرت دیکھتا گیا۔ اس طرح ۱۲ بجے کے قریب خانیوال میں پہنچا۔

حضرت پیر عبدالمالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدیقی

خانیوال جامع مسجد ایک مینار میں حضرت مولانا پیر عبدالمالک صدیقی صاحب نقشبندی نے بہت عرصہ روحانی فیض پھیلایا۔ آپ حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب (المتوفی یکم رمضان ۱۳۵۴ء مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء) کے خلفاء میں سے تھے چکوال میں اِن کے فیض یافتہ حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم حنفیہ قائم کیا۔ جہاں حضرت مولانا عبدالمالک صاحب صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ اور بچپن میں بندہ کو پہلے پہلے انہیں کی مجلس میں بیٹھنے اور اُن کی نصیحت آموز باتیں سُننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خانیوال میں اب وہ ایک مینار والی مسجد سے ملحق ایک احاطہ میں مدفون ہیں۔ وہاں حاضر ہو کر ایصالِ ثواب کیا۔

مخدوم پور کا سفر نامہ

خانیوال سے مخدوم پور ایک بجے روانہ ہوا۔ جہاں حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آسودہ خاک ہیں، جو کہ اپنے وقت کے ایک عظیم مرد قلندر تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند سے فیض پایا۔ شیخ

الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور مرید خاص تھے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو مخدوم پور کے احباب نے خط لکھا کہ

"آپ کے ایک خاص شاگرد ہمارے گاؤں میں مسلک حق کی ترجمانی کرتے ہوئے اکابر کے فیوضات اور انوارات کا پرچار کر رہے ہیں، جن کا وجود اہلِ علاقہ کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

لیکن خدشہ ہے کہ ایسے علم و عمل کی حامل ممتاز شخصیت ہمارے دور افتادہ قصبہ میں زیادہ عرصہ نہ رہیں گے، بلکہ عازم سفر ہو جائیں گے۔ آپ اُن کو حکم جاری کریں کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو یہاں کے باسیوں کی رشد و ہدایت کے لیے وقف کر دیں اور اس جگہ سے نقل مکانی نہ فرمائیں۔ کیوں کہ ہمارے اکثر افراد کے ایمان و عقیدہ کے تحفظ کا عالمِ اسباب میں ذریعہ آپ کے روحانی فرزند ارجمند ہی ہیں۔"

اس خلوص نامہ کو دیکھتے ہوئے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی دوررس نظروں نے بھانپ لیا کہ میرے اس روحانی فرزند کا فیض یہاں سے پھیلنا ہے۔ چناں چہ جوابی مکتوب میں حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب حسنی جیلانی کو تحریر فرمایا

"الحمدللہ! آپ جس قصبہ میں شمع علم روشن کیے ہوئے ہیں، اس کے مفید اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رازقِ حقیقی ہیں، آپ توکل برخدا اس جگہ ہی دین کی عالی محنت کے لیے اپنی حیاتِ طیبہ بسر کرنے کا

عزم مصمم کرلیں۔......الخ“

بس مرشد مدنی ؒ کے مکتوب نے وہ کام کر دکھلایا۔ نہ جانے کیا ایمانی حرارت پیدا ہوئی کہ ہمیشہ یہاں رہنے کا ارادہ ہی نہیں کرلیا بلکہ پھر دنیا نے دیکھا کہ اس مکتوب کے ۵۲ سال بعد یعنی نصف صدی تک اس مرد قلندر نے مرکز مخدوم پور سے قرآن و سنت کا نور اور روحانی فیض قریہ قریہ میں پہنچایا اور آخر مخدوم پور سے ہی جنازہ اٹھا۔ اور مخدوم پور کی مٹی کی چادر کو اپنے اوپر قیامت تک کے لیے اوڑھ لیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو قیامت تک جاری وساری رکھیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات سے نوازیں۔ اور ہم سب کو اپنی رضا نصیب کریں۔ آمین

نمازِ ظہر ادا کرکے آپ کے مزار پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اور ایصالِ ثواب کیا۔

حضرت مولانا سید امین شاہ صاحب ؒ کا توکل

(المولود ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ المتوفیٰ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۷ء مطابق ۱۳ شوال ۱۴۲۸ھ)

مولانا سید محمد امین شاہ صاحب ؒ کا آبائی علاقہ مانسہرہ ہزارہ ڈویژن صوبہ خیبر پختون خواہ ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نامِ نامی مولانا سید خلیل الرحمٰن شاہ ہے۔

مخدوم پور کی جامع مسجد زکریا کے امام و خطیب مولانا عبدالقادر مرحوم خلیفہ مجاز مولانا عبدالمالک نقشبندی خانیوال نے آپ کو مخدوم پور میں تدریس کی دعوت دی۔ اس طرح ۱۹۵۵ء میں آپ مخدوم پور تشریف لائے۔ اُس دور میں مخدوم پور شہر شرک و بدعت سمیت بہت سی گمراہیوں کا گڑھ تھا۔ آپ کا یہاں مستقل قیام کا ارادہ نہ تھا، اس لیے مقامی حضرات نے حضرت مدنی رحمہ اللہ کو لکھ دیا۔ لیکن جب شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ کا مکتوب اور حکم نامہ پڑھا تو مدرسہ کی انتظامیہ جو وظیفہ تدریس کے سلسلہ میں پیش کرتی تھی، وہ روک دیا کہ آئندہ مدرسہ کی انتظامیہ سے میں تدریس وغیرہ پر معاوضہ نہ لوں گا۔ اللہ تعالیٰ میری کفالت کریں گے۔

خادم السنۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

چناں چہ پھر کبھی تنخواہ نہ لی اور نہ ہی کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کیا۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ جس قدر مجھے خرچہ کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کے دل میں ڈال دیتے ہیں اور وہ ازخود ہدیہ کی صورت میں تعاون کر جاتے ہیں۔

آپ کے معمولات کا آنکھوں دیکھا مشاہدہ

راقم الحروف عبدالوحید الحنفی نے آپ کی پہلی زیارت سُنّی کانفرنس بھیں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے غالباً ۱۹۷۰ء میں کی۔ کم و بیش اڑتالیس (۴۸) سال قبل کی یہ بات ہے۔ آپ کی جرأت مندانہ

تقریر سے بندہ بہت متاثر ہوا اور محبت پیدا ہو گئی۔ آپ جب بھی چکوال میں قائدِ اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں ملاقات وزیارت کے لیے تشریف لاتے تو گاڑی سے اُترتے ہی سب سے پہلے قریبی سُنّی ہوٹل دریافت کرتے اور وہاں سے کھانا کھا کر حضرت رحمہ اللہ کے پاس تشریف لاتے۔ تا کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ اور اُن کے دفتری عملہ کو اِن کے کھانے وغیرہ کے لیے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اور آتے ہی بتا دیتے کہ میں نے کھانا کھایا ہوا ہے، انتظام نہ کیا جائے۔ یہ تھی اُن کی شانِ بے نیازی اور کسرِ نفسی۔

(۲) بندہ ایک دفعہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ) کے ہمراہ مخدوم پور اور کبیر والا، دُنیا پور، خانیوال، ملتان وغیرہ ایک ہفتہ کے دورہ کے دوران ساتھ رہا۔ اسی شانِ بے نیازی کا مشاہدہ کیا کہ بعض مقامات پر آپ ہم کو جلسہ گاہ میں لے جانے سے قبل سُنّی ہوٹل تلاش کرتے، وہاں سے کھانا کھلا کر جلسہ کے مقام پر لے جاتے اور وہاں بھی جلسہ انتظامیہ کو جاتے ہی بتا دیتے کہ ہم نے کھانا کھایا ہوا ہے۔

(۳) ایک دفعہ کا قصہ اپنا خود بھی سنایا تھا کہ انہوں نے علاقہ میں تبلیغی دورہ علماء کا کرایا۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمہ اللہ بھی ساتھ شامل تھے۔ آخری دن جب علماء کو کھانا کھلا

کر رخصت کرنا تھا تو اتنی رقم نہ تھی کہ ہوٹل والے کا بل ادا کر سکتا۔ اس لیے ہوٹل والے سے کہا کہ میری لاٹھی اپنے پاس بطور نشانی رکھ لو۔ مہمانوں کو کھانا کھلا دو، پھر رقم ادا کر کے اپنی لاٹھی لے جاؤں گا۔ ہوٹل والے نے منظور کر لیا اور سب کو کھانا کھلا دیا۔

جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا امین شاہ صاحب سے پوچھا کہ شاہ صاحب! بتائیں اس دورہ میں کتنے آدمی ہم چل رہے تھے اور کتنا خرچہ آپ کا آیا۔ اور خرچہ دریافت کرنے پر اصرار کیا تو شاہ صاحب نے بتایا کہ اتنے ہم آدمی تھے اور اتنا خرچہ آیا۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے کل خرچہ کو افراد پر تقسیم کر کے اپنے حصہ کی رقم شاہ صاحب کو پکڑائی کہ میرے حصہ کے خرچہ کی یہ رقم آپ لے لیں۔ اور اصرار کر کے شاہ صاحب کو وہ رقم دے دی۔

مولانا امین شاہ صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اُس رقم سے ہوٹل والے کا بل ادا کر دیا۔ نقد میں یہ قرض بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ادا کرا دیا۔

یہ تھے حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب کی زندگی اور توکل کے چند حالات، ورنہ آپ کی ساری زندگی ہی استغناء اور توکل سے

بھرپور تھی۔

(۴) جس مکان مین آپ رہائش پذیر تھے، وہ ایک کچا مکان تھا۔ سادہ سی رہائش گاہ میں نصف صدی گزار کر دس مرلہ کا مکان، وہ بھی مالکِ مکان سے خرید کر امام جامع مسجد زکریا کی رہائش گاہ کے لیے وقف کر گئے۔ ارشادِ نبوی ﷺ **الفقر فخری** کے پیش نظر آپ کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا۔ یہ اُن کا عمل سالکین کے لیے ایک نمونہ تھا کہ زندگی توکل پر اور خود داری سے گزارو اور حق گوئی اور جرأت و دلیری سے حق بیان کرو۔ نہ کسی سے ڈرو نہ جھکو اور کسی دولت مند کے محتاج نہ بنو۔

دارالعلوم دیوبند کا فیض مخدوم پور میں

حضرت شاہ صاحب کی مخدوم پور آمد ۱۹۵۵ء۔ وفات ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۷ء مطابق ۱۳ شوال ۱۴۲۸ء بروز جمعہ۔ خدمات کا دورانیہ ۵۲ سال

مولانا محمد امین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث شریف ۱۹۳۶ء میں کیا تھا۔ پہلی بیعت آپ نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف گولڑہ شریف (المتوفی ۲۹ صفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء) سے کی تھی، اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیض پایا۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں دورہ حدیث کے سال حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت سلوک کی اور روحانی

منازل حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہی سے طے کیے تھے کہ ۱۹۴۷ء میں ملک کی تقسیم کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ مشکل ہو گیا۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرما دیا کہ پاکستان میں میرے متوسلین حضرت مولانا سید خورشید احمد شاہ صاحب ساکن عبدالحکیم ضلع خانیوال سے رابطہ کر لیں۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب جو کہ خود بھی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء سے تھے اور چکوال میں میں درس و تدریس کے ذریعہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فیض عوام الناس میں پھیلا رہے تھے۔ اُن کے پاس ایک شخص حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکتوب لے کر حاضر ہوا، جس میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں لکھا تھا کہ پیر خورشید احمد صاحب قطبِ تکوین ہیں۔

چناں چہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کی روشنی میں حضرت شاہ صاحب نے اصلاحی تعلق پیر خورشید احمد شاہ صاحب سے قائم کر لیا۔

پیر خورشید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۷۳ء)

پیر خورشید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، قصبہ مخدوم پور سے چند میل کے فاصلے پر چک سہوانوالہ اور پھر قصبہ عبدالحکیم میں قیام پذیر رہے۔ اور روحانی فیض پانے کے لیے دور دور سے لوگ سفر کر کے قصبہ عبدالحکیم

آتے اور حضرت کی زیارت کر کے روحانی فیض پاتے تھے۔

حضرت پیر خورشید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۴ء میں وفات سے ۱۶ سال پہلے سید محمد امین شاہ صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو سلاسلِ اربعہ میں خلافت سے سرفراز فرمادیا تھا۔ یعنی ۱۹۵۸ء مطابق ۱۳۷۸ھ میں اجازتِ بیعت دے دی تھی۔ لیکن سید امین شاہ صاحب کی کسرِ نفسی کا یہ عالم تھا کہ باوجود تصوف میں چاروں سلسلہ میں مرشد کی طرف سے بیعت کرنے کی اجازت کے، آپ کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مرشد کی وفات کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (خلیفہ مجاز سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ) مقیم چکوال سے احباب کو بیعت کرنے کی ترغیب دیتے۔

حضرت شاہ کا سفر حرمین شریف

حضرت مولانا امین شاہ صاحب حسنی جیلانی مخدوم پوری رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مطابق مارچ ۱۹۹۲ء میں عمرہ پر تشریف لے گئے۔

کسرِ نفسی کا عجیب منظر

حرمین شریف میں ہندوستان سے بڑے بڑے علماء آئے ہوئے تھے۔ اُن میں حضرت مولانا مفتی محمد ابو بکر صاحب غازی پوری قاسمی منزل سید واڑہ غازی پور یو۔ پی۔ انڈیا، حضرت مولانا قاری ولی اللہ صاحب اور حضرت مولانا مبین احمد قاسمی صاحب مدرس مدرسہ خادم الاسلام ھاپوڑ ضلع غازی آباد انڈیا بھی عمرہ کرنے اور پھر حج کر کے واپس

جانے کا عزم لے کر آئے ہوئے تھے۔

راقم الحروف عبدالوحید الحنفی اور حضرت مولانا قاضی محمد ظہور الحسین صاحب اظہر فرزند حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ چکوال بھی اسی طرح عمرہ کرنے اور پھر حج کر کے واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہوئے حرم شریف میں قیام پذیر تھے۔ ہندوستان سے آنے والے مذکورہ ان بزرگوں کو یہ اشتیاق تھا کہ کسی ایسے مرشد کو تلاش کر کے اُس کی بیعت کریں جو کہ فناء فی اللہ اور فناء فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور متبع سُنّت ہو۔ اسی تلاش میں وہ حضرت مولانا سید امین شاہ صاحب کی خدمت میں آ پہنچے۔ بندہ نے یہ خود منظر دیکھا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن شاہ صاحب انکار کرتے ہیں اور دوسرے مشائخ کی طرف جانے کی ترغیب دیتے ہیں اور خود بیعت سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پیر عبدالحفیظ مکی صاحب سے ملاقات کا منظر

حضرت مولانا امین شاہ صاحب نے ایک دن اُن علماء اور احباب کو کہا کہ آئیں آج عبدالحفیظ مکی صاحب سے آپ کی ملاقات کراتے ہیں۔ اگر اُن کی بیعت کرنے پر دل مطمئن ہوا تو اُن کی بیعت کر لیں۔ اس طرح شاہ صاحب کی رفاقت میں مذکورہ علماء کے ساتھ بندہ راقم الحروف عبدالوحید الحنفی بھی چل پڑا۔ جب ہم سب اُن کے گھر پہنچے تو وہ آگے نمازِ مغرب کے بعد ذکر جہر خود بھی کر رہے تھے اور وہاں موجود سب

احباب ذکر جہر پہلے لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ پھر الا اللہ، اِلَّا اللہ پھر اللہ اللہ کا ذکر کرنے میں مشغول رہے۔ آخر میں آہستہ آہستہ سب خاموش ہو گئے اور سب سے آخر میں مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ذکر جہر کرتے کرتے خاموش ہوئے۔ یہ ہم نے پہلی دفعہ علماء دیوبند میں سے اس طرح اجتماعی ذکر بالجہر کرتے ہوئے دیکھا۔

اہل بدعت کا تو یہ شعار ہے، لیکن علمائے دیوبند تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق کہ "ذکر جہر مذہب حنفی میں بدعت ہے"۔ اس طرح ذکر نہیں کرتے اور کراتے، سوائے اُس جگہ کے کہ جہاں ذکرِ جہر شریعت میں آیا ہے۔ مثلاً اذان، تکبیراتِ تشریق وغیرہ۔ کیوں کہ اس مقام پر یہ بدعت نہیں ہے، ماسوائے اس کے ذکر جہر بدعت ہے۔

چناں چہ فتح القدیر میں ہے

وَالْاَصْلُ فِي الْاَذْكَارِ الْاِخْفَاءُ وَالْجَهْرُ بِهَا بِدْعَةٌ

یعنی اصل اذکار میں چپکے ذکر کرنا ہے اور ان کا پکار کرنا بدعت ہے۔

جہاں کہیں بدعت کو مطلق چھوڑتے ہیں، بدعتِ سیئہ مراد ہوتی ہے۔ چناں چہ یہ بات فقہ کی کتابوں کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور احناف علمائے دیوبند اسی پر عمل کرتے ہیں۔ چناں چہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو جو وصیت نامہ لکھا ہے

اس میں بھی فرمایا: وَلَا تَحْضُرْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ اء۔ "اور مجالس ذکر میں مت حاضر ہونا۔"[1]

اس لیے علمائے دیوبند اپنے مریدوں شاگردوں کو مسنون وظائف بتاتے ہیں اور مسنون تسبیحات کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین اہل السنت و الجماعت، اہل بدعت کی طرح "اجتماعی مجالس ذکر" منعقد کرنے اور ذکر کرانے سے منع کرتے ہیں۔ تاکہ سنت طریقہ کے خلاف ہمارا کوئی عمل نہ ہو اور اہلِ بدعت سے مشابہت کی وجہ سے کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض نہ ہو جائیں۔ بوجہ نافرمانی کے جب ہندوستان کے علماء نے مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب کے ہاں یہ طریقہ دیکھا تو عبدالحفیظ مکی صاحب سے مطمئن نہ ہوئے اور بیعت نہ کرنے کا ہی فیصلہ کیا۔

ہندوستان کے علماء کی مولانا امین شاہ صاحب سے بیعت

مذکورہ علماء نے جب شاہ صاحب سے بیعت کرنے کا بار بار تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت پیر خورشید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب مجھے اجازت بیعت کرنے کی دی تو میں نے عذر کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میری یہ اجازت کسی وقت تم کو کام دے گی۔ شاید اِس وقت کے لیے ہی یہ فرمایا ہو۔ پھر آپ نے اُن علماء کو استخارہ بتایا کہ پہلے یہ کرو۔ استخارہ کے

[1] وصایا امام اعظم بنام امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔ وصیف ۹۹ مترجم مولانا عاشق الٰہی مدنی۔ مطبوعہ مکتبہ البشریٰ ۲۔۳ بنگلوز گلستان جوہر کراچی

بعد بھی جب انہوں نے کہا کہ ہمارا دل آپ سے بیعت کرنے پر مطمئن ہے پھر آپ نے اُن کو بیعت کر لیا۔

اس واقعہ سے اندازہ ہوا کہ پیر خورشید کی وفات ۱۹۷۳ء کے بعد ۱۹۹۲ء تک آپ نے بیعت کسی کو نہ کیا اور انیس (۱۹) سال تک اس سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن ہندوستان کے مذکورہ علماء نے آخر اپنی بات منوالی۔ اس کے بعد پھر بڑے بڑے علماء نے بھی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا امین شاہ صاحب سے بیعت کا تعلق قائم کر لیا تھا اور مدنی سلسلہ سے فیض پانے کا سلسلہ جاری وساری رہا۔

عبدالوحید الحنفی

خانقاہ مخدوم پور میں کیا دیکھا

۷ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴ اپریل ۲۰۱۸ء بروز منگل

راقم الحروف عبدالوحید حنفی نے خانیوال سے مخدوم پور فون کر کے حضرت مولانا امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے جانشین اور فرزند حضرت مولانا محمد معاویہ امجد شاہ صاحب فاضل خیر المدارس کو اطلاع کی کہ بندہ ۲ بجے کے قریب مخدوم پور پہنچ رہا ہے۔ چناں چہ انہوں نے اپنے فرزند مولانا سید جلال الدین شاہ صاحب فاضل دارالعلوم کبیر والا کو بندہ کی رہنمائی کے لیے مخدوم پور بس اڈہ پر بھیج دیا۔ چناں چہ اُن کی رفاقت میں جامع مسجد زکریا میں حاضر ہوا اور مولانا محمد معاویہ امجد شاہ صاحب مدظلہ سے

ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ اور پھر نمازِ ظہر اور عصر ادا کی اور حضرت شاہ صاحب کے مزار کی زیارت کی اور ایصالِ ثواب کیا۔ اس طرح مغرب اور عشاء بھی مخدوم پور ہی میں ادا کی۔ مغرب کی نماز کا جب وقت آیا تو حضرت مولانا محمد معاویہ امجد شاہ صاحب نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ بندہ نے معذرت کی لیکن اُن کے اصرار پر **الامر فوق الادب** کے تحت حکم کی تعمیل کی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب کریں اور بخشش اور مغفرت فرمادیں۔ آمین

ماشاء اللہ خانقاہ مخدوم پور میں، میں نے تمام معمولات سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق دیکھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھنے والے سالکین انفرادی طور پر ہی مسنون تسبیحات پڑھتے ہیں۔ کوئی مجلس ذکر بالجہر کی قائم نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کے مطابق سب اعمال کیے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اس خانقاہ میں قیامت تک سب معمولات اور عبادات سنت طریقہ کے مطابق انجام دینے کا سلسلہ جاری رہے اور حضرت مولانا امین شاہ صاحب کا فیض قیامت تک جاری وساری رہے۔ نمازِ فجر کے بعد حضرت مولانا محمد معاویہ شاہ صاحب مدظلہ نے بندہ کو چند منٹ درس دینے کے لیے ارشاد فرمایا۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین

خانقاہ خورشیدیہ قصبہ عبدالحکیم حاضری

۸ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۵ اپریل ۲۰۱۸ء بروز بدھ

مخدوم پور سے حضرت مولانا جلال الدین شاہ صاحب کی رفاقت میں تقریباً ۹ بجے قصبہ عبدالحکیم میں حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے مدرسہ میں پہنچے۔ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ کے لڑکے سید محفوظ الرحمٰن شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور حضرت کے پوتے سید سیف الرحمٰن شاہ صاحب اور دوسرے عزیز و احباب سے ملنے کے بعد حضرت پیر خورشید احمد شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت مونالا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (المتوفیٰ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۷۳ء) کے مزار پر حاضر ہو کر ایصالِ ثواب کیا۔ اس کے بعد قصبہ عبدالحکیم کے بڑے بزرگ جن کے نام پر قصبہ ہے عبدالحکیم صاحب رحمہ اللہ کے مزار پر حاضر ہوا۔ ۱۰ بجے قصبہ عبدالحکیم سے پھر مخدوم پور روانہ ہوا وہاں سے ۱۲ بجے واپس چوک باگڑ پہنچا۔ چوک باگڑ سے ایک بجے جھنگ کے لیے نمازِ ظہر ادا کر کے روانہ ہوا۔

سفر جھنگ ۴ بجے جھنگ پہنچ گیا۔ یہاں جامعہ محمودیہ میں حاضری دی اور **شہداء کے مزارات** پر ایصالِ ثواب کیا۔ جامعہ محمودیہ میں حضرت مولانا حق نواز شہید جن کی شہادت ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو ہوئی، مدفون ہیں۔ اس قبرستان میں (۲) حضرت مولانا ایثار القاسمی صاحب شہید رحمہ اللہ

(شہادت ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء) (۳) حضرت مولانا ضیا الرحمٰن فاروقی صاحب شہید رحمہ اللہ (شہادت ۸ رمضان ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء)(۴)حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب شہید رحمہ اللہ(شہادت ۹ شعبان ۱۴۲۴ھ مطابق ۶/ اکتوبر ۲۰۰۳ء) کے مزارات ہیں۔

یہ احاطہ قبرستان جامعہ محمودیہ جھنگ کے اندر ہے اور اس میں سات بزرگ مدفون ہیں۔ سب شہداء کے مزارات پر حاضری دینے اور ایصالِ ثواب کرنے کے بعد جامعہ محمودیہ کے منتظمین جو دفتر میں حاضر تھے، ان سے ملاقات ہوئی۔ جن میں مولانا غلام اللہ صاحب اور مولانا ضیاء اللہ صاحب شامل ہیں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

سفر سرگودھا

اس کے بعد یہاں سے بس کے اڈے پر رکشہ میں سوار ہو کر پہنچا اور جھنگ سے سرگودھا کے لیے روانہ ہوا۔ جب گاڑی قصبہ ساہیوال کے قریب پہنچی تو ہمارے قصبہ رانجھا کے ایک عالمِ دین مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب فاضلِ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا فون آیا کہ کیا پروگرام ہے۔ تو اُن کو بتایا کہ ایک تو مدرسہ فاروق اعظم بشیر کالونی سرگودھا میں حاضری کا خیال ہے۔ کیوں کہ حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد وہاں حاضری نہیں ہو سکی۔ اس صورت میں اُن کے مزار پر بھی ایصالِ ثواب کی سعادت مل جائے

گی۔ دوسرا خیال آتا ہے مرکز اہل السنت و الجماعت جو کہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب نے قائم کیا ہوا ہے اس کو بھی دیکھ لیا جائے۔ چوں کہ آج تک وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب سے اڈیالہ جیل سیل نمبر ۳ میں جب وہ نظر بند تھے اور راقم الحروف عبدالوحید حنفی اڈیالہ جیل راولپنڈی میں ہی بارک نمبر ۳ میں نظر بند تھا۔ اس دوران جیل میں ملاقات ہوتی رہتی تھی اور خط و کتابت بھی جیل میں رہی تھی۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے فوراً مولانا الیاس گھمن صاحب کو فون کر دیا کہ وہ سندھ سے واپس آتے ہوئے سرگودھا سے گزر رہا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اس اطلاع پر انہوں نے جواباً بندہ کو فون کیا اور دعوت دی کہ آپ یہاں آئیں اور بس کے اڈہ سے بندہ کو لینے کے لیے مولانا محمد رمضان صاحب آف کبیر والا کو گاڑی دے کر بھیج دیا کہ لے آؤ۔ اس طرح رات 8½ بجے کے قریب زندگی میں پہلی دفعہ مولانا الیاس گھمن کے مدرسہ میں عرصہ دراز کے بعد پھر ملاقات مقدر میں تھی جو کہ ہو گئی۔ اپنی قیام گاہ پر انہوں نے احباب کی دعوت میں بندہ کو بھی شامل کر لیا اور پھر ایک عالمِ دین کے ذمہ لگایا کہ مرکز اہل سنت کے تمام شعبہ جات ان کو دکھائیں۔

(۱)مرکز اہل سنت میں کیا دیکھا

۲۵ اپریل ۲۰۱۸ء شب ۹ شعبان ۱۴۳۹ھ کو عشاء کے قریب مرکز اہل سنت کے قریب وسیع عمارت نظر آئی تھی اور خانقاہ حنفیہ کا بورڈ نظر آیا تھا۔ گیٹ کے اندر داخل ہوئے تو ہر طرف علماء اور صلحا نظر آئے، بڑا روح پرور ماحول تھا۔ اذان ہوئی نمازِ باجماعت ہوئی۔ الحمدللہ سب اعمال عقیدۂ اہل سنت والجماعت احناف کے مسلک کے مطابق ہوتے نظر آئے۔ نمازِ عشاء کے بعد تفصیلی ملاقات ہوئی۔ سندھ اور پنجاب کے اب تک کے چھ روزہ دورہ کی کیفیات کا خلاصہ بتایا اور پھر مولانا الیاس گھمن صاحب کے فرمان کے مطابق سب شعبے دیکھے۔ مرکزی لائبریری کو دیکھ کر مسرت ہوئی کہ بہت بڑی لائبریری تھی جس میں عربی تفاسیر اور کتب احادیث اور کتب تاریخ مذاہب کی کتب کثیر تعداد میں موجود تھیں۔

(۲)حنفیہ میڈیا سنٹر

میں دیکھا کہ پورا کمرہ ہال میں کمپیوٹر ہی کمپیوٹر سجے ہوئے تھے جہاں دن بھر علماء تقاریر تیار کر کے میڈیا اور سنٹر کے تحت کیے گئے امور پر کام کرتے ہیں۔ بغیر تصویر کے یہ کام ہو تو اچھا ہے۔ حدیث بخاری میں ہے کہ جس نے تصویر بنائی اُس کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا۔

(۳)میڈیا کے ذریعہ تقاریر مع تصاویر اشاعت

کا پروگرام بھی چل رہا تھا، جہاں فلم کی طرح بڑے وسیع مناظر

دکھائے جارہے تھے۔ اور سامعین علماء صلحا اور مشائخ یہ فلم کی صورت میں نعتیں، نظمیں اور تقریریں سُن رہے تھے اور ویڈیو فلم دیکھ رہے تھے۔ مرکزِ اہل سنت میں قائم درس گاہوں کی فلم بھی چلائی جارہی تھی۔ یہ چیزیں دینی مراکز میں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں یہ عجیب چیز محسوس ہوئی۔ اس سے دل پریشان ہوا اور افسوس ہوا کہ ہمارے مراکز میں یہ وقت بھی آنا تھا کہ خانقاہوں میں تصاویر بنائی جانے لگی ہیں۔

(۴) درس گاہ کا منظر

جہاں مشائخ اور علماء دورہ تخصّص کراتے ہیں اور مولانا الیاس صاحب گھمن درس دیتے ہیں وہاں سے بھی تقاریر مع تصاویر براہ راست ریکارڈ اور میڈیا میں نشر ہوتی ہیں۔ ویڈیو وغیرہ ساتھ ساتھ بنائی جاتی ہے۔ وہ کیمرے فٹ تھے جن میں طلبہ اور اساتذہ کی تصاویر اور تقاریر کی ویڈیو بنائی جاتی ہے۔

(۵) مجلس ذکر کے لیے نشست گاہ

پھر وہاں ایک کمرہ نظر آیا جس میں سالکین ذکر بالجہر صبح نماز کی ادائیگی کے بعد اجتماعی شکل میں کرتے ہیں۔ چلتے چلتے بورڈ نظر آیا۔ اس طرح یہ چیزیں مرکز میں دکھائی گئیں جن کا اکابر کی خانقاہوں میں تصور تک نہ تھا۔ اکابر کی عبادت گاہیں، خلافِ سنت امور سے یکسر پاک ہوتی تھیں۔

(۶) نمازِ فجر کے بعد ذکر بالجہر

پھر ایک بورڈ نظر آیا جس پر حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب کے بیرون ممالک کے اسفار کی فہرست اور ممالک کے نام تحریر تھے۔ غالباً ۱۹ ممالک کے نام درج تھے جن میں آپ نے سفر کیے اور تبلیغی دورے کیے گئے۔

ایک بورڈ پر سلاسلِ طیبہ کے شجرے تحریر تھے کہ مولانا الیاس گھمن صاحب کو چاروں سلاسل میں کن کن مشائخ نے بیعت کرنے کی اجازت دی ہے اور خلافت عطا فرمائی ہے۔

(۱) تھانوی سلسلہ میں حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت و خلافت تحریر کی گئی ہے۔

(۲) مدنی سلسلہ میں مولانا سید امین شاہ صاحب کی طرف سے اجازت و خلافت میں نام تحریر کیا گیا ہے۔ الحمدللہ کہ یہ دونوں سلسلے اب تک بدعات سے محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بدعات سے محفوظ رکھیں۔

(۳) اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ ہزاروی کی طرف سے اجازت و خلافت کا ذکر بورڈ پر تحریر تھا۔

(۴) اور مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب کی طرف سے اجازت و خلافت کا ذکر ہے۔

حال یہ ہے کہ آخر الزکر دونوں بزرگ، محمد بن علوی مکی مالکی بریلوی سے تعلق جوڑ کر خلافِ سنت تداعی کے ساتھ مجالسِ ذکر منعقد کراتے ہیں۔ یہ بورڈ تورات کو پڑھ لیا تھا اور بورڈ پر یہ بھی تحریر تھا کہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کی طرف سے دنیا بھر میں ۴۹ خلفاء کو اجازتِ بیعت و خلافت حاصل ہے۔ اس طرح دوسرے ممالک اور پاکستان میں جو خلفاء ہیں اُن خلفاء کی تعداد ۴۹ درج تھی۔

نمازِ فجر کے بعد ذکر

نمازِ فجر خود حضرت مولانا محمد الیاس صاحب گھمن نے پڑھائی اور پھر سلام پھیرنے کے بعد محراب سے جو راستہ مسجد سے ملحقہ احاطہ سے گزر کر اُن کے کمرہ میں جاتا ہے وہاں وہ تشریف لے گئے۔ نمازی حضرات اپنے اپنے وضائف پڑھنے اور سورۃ یٰسین شریف کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ راقم الحروف عبد الوحید حنفی بھی تلاوت کرنے لگا۔

اِس دوران مولانا گھمن صاحب نے ایک عالم کی ڈیوٹی لگائی کہ جب یہ سورہ یٰسین پڑھ کر فارغ ہوں تو کمرہ میں لے آئیں۔ چناں چہ بندہ کو وہ وہاں لے گئے۔ اس کے بعد بندہ تو اُن کے کمرہ میں پہنچ گیا لیکن دوسری طرف مسجد میں ذکر بالجہر کا اجتماعی معمول شروع ہو گیا۔ پہلے لا الٰہ اِلَّا اللہ ایک بار خود، کوئی پڑھتا، پیچھے سب اِس ذکر کا تکرار کرتے۔ کچھ دیر اس طرح ذکر بالجہر اجتماعی ہوتا رہا پھر اِلَّا اللہ کا ذکر اسی طرح ہوتا رہا۔

پھر اللہ اللہ کا ذکر ہوتا رہا۔ اس طرح یہ محفل ذکر بالجہر منعقد ہوئی۔ اب سُنّت کے خلاف کس نے یہ ذکر شروع کیا واللہ اعلم۔ بندہ ملاقاتی کمرے میں تھا، اس لیے دیکھ نہ سکا نہ شامل ہوا۔ آخر میں دعا پر اس مجلس ذکر کا اختتام ہو گیا۔

ملاقات پر بندہ کے تاثرات

ذکر کے بعد مولانا الیاس گھمن صاحب ملاقات والے کمرہ میں تشریف لائے اور بندہ سے خیر خیریت دریافت کی۔ بندہ نے اپنے مرشد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ کی زندگی کے چند واقعات سنائے، مقصد یہ تھا کہ اکابر اتباع سُنت میں شرک و بدعت سے عوام کو بچا کر خالص اہل السنت والجماعت کے عقائد کی تبلیغ و اشاعت کرتے تھے۔

بندہ نے بتایا کہ حضرت قاضی مظہر حسین صاحب فرمایا کرتے تھے، علمائے حق کے ذمہ ہے کہ وہ حق مسئلہ کی تبلیغ کریں چاہے ایسا وقت بھی آجائے کہ سب چھوڑ جائیں، کوئی بھی ساتھ نہ رہے۔ علماء، حق ماننے اور حق بیان کرنے سے نہ رکیں۔

فرمایا کرتے تھے کہ اگر آج مر جاؤں تو قیامت کے دن مجھ سے یہ سوال نہیں ہو گا کہ کتنی بڑی جماعت تیار کر کے آئے۔ بلکہ یہ سوال ہو گا کہ تم نے حق بات کو مانا ہے یا نہیں، حق بات کی تبلیغ کی ہے یا نہیں۔ قبر

میں اکیلے جانا ہے، اس لیے میری تو یہ دعا ہے کہ یا اللہ مجھے موت تک حق ماننے اور حق بیان کرنے کی توفیق نصیب فرما۔

مولانا نذیر اللہ صاحب فاضل دیوبند کا واقعہ سنایا کہ وہ فرماتے تھے، ہم مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کے ساتھ تھے۔ وہ گاڑی چلا رہے تھے لیکن چلتے چلتے دو سڑکیں آ گئیں۔ ایک سڑک وہ تھی جس پر اکابر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاسم نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ چل کر گئے اور ایک نئی سڑک تھی۔ شاہ صاحب نے نئی سڑک پر گاڑی چلانی شروع کی تو ہم نے روکا کہ اکابر کی سڑک پر گاڑی چلاؤ۔ لیکن انہوں نے جب نئی سڑک پر ہی سفر کرنے پر اصرار کیا تو ہم اُس گاڑی سے اُتر کر اکابر کے راستے پر چلنے والی گاڑی میں سوار ہو گئے۔

بندہ کا اس مثال سے اشارہ اس طرف تھا کہ الحمد للہ ہم اہل السنت و الجماعت ہیں۔ ہمارے اکابر احناف تھے، ہمیں بھی اپنی خانقاہوں کو اہلِ بدعت کی خانقاہوں کی بدعات سے بچانا ہو گا اور ایسے مشائخ کے اوراد اعمال سے بچانا ہو گا جو سنت اور بدعت کا فرق نظر انداز کر چکے ہیں۔ اور اپنی خواہش کو دین ثابت کر رہے ہیں۔ اسی طرح کچھ وقت تک تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ وہ خاموش تھے، مہمان نوازی کے تقاضے سے بندہ کے مزاج کے خلاف بات چیت مناسب نہ سمجھتے ہوں گے۔ بندہ بھی چوں کہ مہمان تھا ایسی باتیں کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ تاکہ سنجیدہ ماحول، رنجیدہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ماحول کا منظر نہ پیش کرے۔ اس لیے بندہ نے خیال کیا کہ بعد میں "سفر نامہ" میں حضرت گھمن صاحب کی خدمات کا بھی تذکرہ کر کے خراجِ تحسین پیش کروں گا۔ اور جن جن چیزوں کے ترک کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے، اُن کے ترک کرنے کی درخواست بھی پیش کروں گا۔ چناں چہ اس سلسلہ میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ چیزیں بند کر دیں تو اہل سنت والجماعت عوام وخواص، علماء، صلحاء اور مشائخ کے لیے یہ ایک اہم اُن کی پیش رفت بطور نمونہ ہو گی اور حدیث پر بھی عمل ہو گا۔ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

تجویز ۱

مجلس ذکر کے پروگرام کو سُنّت طریقہ کے مطابق کرنے کے لیے اگر اجتماعی مجلس ذکر کے بجائے انفرادی اسباق سالکین کو دیے جائیں، تو مفید معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ذکر اللہ کی برکات بھی سالکین کو نصیب ہو جائیں گی اور اہل بدعت کے طریق پر خلافِ سنت عمل سے محفوظ رہیں گے۔

تجویز ۲

حدیث صحیحہ میں آیا ہے کہ

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ تَصَاوِيرُ [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تماثیل تصاویر ہوں، فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے۔

میڈیا سنٹر میں صرف تقاریر کی ریکارڈنگ کو ریکارڈ کر کے بغیر تصویر کے دینِ اسلام کے احکام اور حنفیہ میڈیا کے ذریعہ تبلیغ کا وسیع کام کیا جائے۔ تا کہ جاندار تصاویر بنانے کا جو گناہ ہے اُس سے سب بچ جائیں۔

تجویز ۳

ماشاء اللہ اکابر علمائے دیوبند کے سلاسل میں جن بزرگوں کا فیض بغیر اہل بدعت کی نسبت سے حاصل ہو، اُس سلسلہ میں سالکین کو سلوک کی انفرادی تربیت کی جائے اور جن سلاسل کے آخر میں کوئی بزرگ جو غلبہ حال کی وجہ سے کسی ایسے عمل میں مبتلا ہو گئے ہیں جو عمل خلافِ سُنّت ہے۔ اس کے سلسلہ کا اظہار بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا، اُس سلسلہ کا ترک کرنا ہی مناسب نظر آتا ہے۔ تا کہ خلافِ سنت عمل کرنے سے آخرت میں محرومی نہ ہو۔ امید ہے کہ ان تجاویز کو اختیار کرنے میں آخرت میں فوائد حاصل ہوں گے۔ ان شاء اللہ

؎ تمنا مختصر سی ہے، مگر تمہید طولانی

---

1 مسلم شریف

مولانا سید قاسم شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرگودھا

اس سفر کا اختتام حضرت مولانا سید قاسم شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ مدرسہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں حاضری سے ہوا۔ اور مولانا قاسم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گذشتہ سال ۲۷ اپریل ۲۰۱۷ء کو انتقال فرما گئے تھے۔ خیال تھا کہ اُن کی قبر پر حاضری دے کر ایصالِ ثواب کرتا جاؤں۔

چناں چہ مولانا الیاس گھمن صاحب نے بھی سفر لاہور پر روانہ ہونا تھا۔ انہوں نے خادم محمد رمضان صاحب آف کبیر والا کو فرمایا کہ اِن کو جہاں یہ جانا چاہیں، وہاں پہنچا دیں۔ چناں چہ وہ بندہ کو جامعہ فاروق اعظم میں پہنچا گئے۔ اس طرح یہ بندہ کا تاریخی سات روزہ دورہ اختتام کی منزلیں طے کرنے لگا۔ چناں چہ بندہ سرگودھا روانہ ہوا۔ اور سالم انٹر چینج پر گاڑی سے اترا اور سالم قصبہ سے گزر کر رکشہ پر بیٹھ کر الف ۸ چک جنوبی جانے کے لیے سفر شروع کیا۔

مولانا احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابنِ حافظ قائم دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

سالم کے قریب ایک قصبہ الف ۸ چک جنوبی تحصیل و ضلع بھلوال میں حضرت مولانا احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابنِ حافظ قائم دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند ایک عظیم شخصیت گزری ہے۔ یہاں آپ نے

تقریباً ۵۷ سال علم دین کی شمع روشن رکھی۔ آپ کا آبائی وطن پنوال ضلع چکوال ہے۔ جو کہ چکوال سے جانب مشرق بھیں روڈ پر ۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے والد حافظ قائم دین صاحب نے قصبہ روڈی ضلع فیصل آباد میں علم کا نور پھیلایا۔ مولانا احمد دین صاحب کی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۳۳۷ھ میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم فیصل آباد سے مکمل کرنے کے بعد ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق شوال ۱۳۶۴ھ آپ دیوبند تعلیم حاصل کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث شریف شعبان ۱۹۴۶ء مطابق شعبان ۱۳۶۵ء میں مکمل کر کے واپس تشریف لائے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب فاضلِ دیوبند مہتمم قاسم العلوم سرگودھا سے ملاقات کی۔ انہوں نے آئندہ کے لیے الف ۸ چک جنوبی تحصیل بھلوال کی جامع مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کے لیے بھیج دیا۔ چناں چہ استاد محترم مولانا محمد شفیع صاحب کے ارشاد پر آپ نے اس چک میں اکابر علمائے دیوبند کا فیض پھیلایا۔ اور قرب وجوار کے قصبہ میں علم دین کا چراغ روشن کیا۔ جہاں سے بے شمار مسلمانوں نے فیض پایا۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء مطابق شعبان ۱۳۹۰ھ میں بندہ آپ کی خدمت میں وہاں حاضر ہوا تو انہوں نے بندہ سے جمعہ پڑھانے کے لیے حکم فرمایا۔ جب کہ بندہ کی اس وقت عمر ۲۱ سال تھی۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مولانا احمد دین فاضل دیوبند نے ۸۵ سال عمر پائی اور پوری زندگی دارالعلوم دیوبند سے واپس آکر اسی قصبہ میں علم دین کا نور پھیلانے میں ۵۷ سال محنت کی۔ ۲۰۰۳ء میں آپ انتقال فرماگئے۔ بندہ سالم پہنچا تو یہ قصبہ یہاں سے ۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔ اس لیے گاڑی سے سالم انٹرچینج پر اُتر کر الف ۸ چک میں حضرت مولانا احمد دین صاحب رحمہ اللہ فرزند مولانا ظہیر الدین بابر صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ اِن کی ملاقات کر کے پھر مولانا احمد دین صاحب رحمہ اللہ کے مزار پر آپ کی قبر پر حاضر ہوا۔ اہل قبرستان کو ایصالِ ثواب کیا اور پھر چکوال روانہ ہوگیا۔

دعاء: اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کو شریعت وسنت پر آخری سانس تک عمل کی توفیق نصیب کریں۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

مدنی جامع مسجد چکوال

۴ شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰ اپریل ۲۰۱۸ء

☆☆☆☆

رہنما اصول

ہم اپنے اعمال کو قرآن کے ان احکام کی روشنی میں دیکھیں:

(۱) قرآن صراط مستقیم کی پہچان

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ [1]

اور یہ قرآن وہ راہ بتلاتا ہے، جو سب سے سیدھی ہے۔

(۲) اسوۂ حسنہ۔ بہترین نمونہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [2]

بے شک رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

(۳) گمراہ شخص کی پہچان

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ۳۶ [3]

اور جو شخص اللہ کا اور رسول ﷺ کا کہنا نہ مانے گا، وہ صریح گمراہی میں پڑا۔

(۴) اللہ و رسول ﷺ کی رضا بہت ضروری ہے

وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۶۲ [1]

---

[1] پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۹

[2] پ۲۱ سورہ احزاب آیت ۲۱

[3] سورہ الاحزاب آیت ۳۶

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا بہت ضروری ہے۔

(۵) اللہ نافرمان سے راضی نہیں ہوتا

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرۡضٰی عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ۝۹۶ [2]

اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔

(٦) کافر وہ جو اللہ کے فیصلہ کے برعکس فیصلہ کرے

وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ۝۴۴ [3]

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، وہ کافر ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۷) سنت کے مطابق عمل کرنا کیوں ضروری ہے

فَمَنۡ رَّغِبَ عَنۡ سُنَّتِیۡ فَلَیۡسَ مِنِّیۡ (مشکوٰۃ شریف)

جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ میری جماعت میں نہیں۔

(۸) اللہ کا حکم سنادو۔ مشرکین کی پرواہ نہ کرو

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝۹۴ [4]

1سورہ توبہ آیت ٦٢

2سورہ توبہ آیت ٩٦

3سورہ المائدہ آیت ۴۴

4سورہ حجر آیت ۹۴

پس جو حکم مجھ کو دیا گیا ہے، اس کو کھول کر سناؤ اور مشرکین کی پرواہ نہ کرو۔

(۹) ہم اپنے اعمال کو قرآن وحدیث کے احکام کی روشنی میں دیکھیں

(۹) **مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرَ مِائَةِ شَهِیْدٍ** (رواہ بیہقی)

جس شخص نے میری امت کے بگڑنے کے وقت میری سُنّت کو اپنا رہنما بنایا، اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(۱۰) رسول کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورہ النساء آیت ۸۰)

جو کوئی رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا، اُس نے بے شک اللہ کی اطاعت کی۔

(۱۱) اللہ سے محبت کرنے والوں کو اتباعِ رسول ﷺ کا حکم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [1]

کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

---

[1] آلِ عمران آیت ۳۱

(۱۲) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر عمل ضائع ہو جائیں گے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۳۳ (سورہ محمد آیت ۳۳)

اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اعمال کو ضائع نہ کرو۔

(۱۳) اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں کو عذاب دوزخ

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا (سورہ النساء آیت ۱۴)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے باہر ہو جائے گا، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔

(۱۴) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْر۔ (مسلم شریف)

جس گھر میں تماثیل اور تصاویر ہوں، فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے۔

(۱۵) جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صورَۃ۔ [1]

جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں، اس میں فرشتے نہیں آتے۔

حالاتِ حاضرہ، میڈیا، معیار نہیں۔ احکامِ الٰہی معیار ہے

(۱۶) تصاویر گھر سے اُتارنے کا حکم

امیطی عَنْ قرامک، فَاِنَّہٗ لَا یَزَال تَصَاوِیْرہ تعْرض لِیْ فِیْ صَلَاتِیْ (بخاری۔ مسند احمد)

مجھ سے اپنا (یہ منقش) پردہ دور کرو۔ اس کی تصاویر نماز میں برابر مجھے بے چین کرتی ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱۷) جس نے تصویر بنائی اس کو قیامت کے دن عذاب

اَمَا علمْت انَّ الْمَلَائکۃَ لَا تدْخل بَیْتًا فِیْہ صُوْرَۃ، و ان من صنع الصورۃ یُعَذّب یَوْم الْقِیَامۃ۔ احیوا مَا خَلقتم [2]

کیا تجھے معلوم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر ہو۔ اور یہ کہ جس نے تصویر بنائی، اس کو قیامت کے دن عذاب

---

[1] بخاری شریف۔ مسلم شریف

[2] بخاری شریف۔ عن عائشہ

دیا جائے گا۔ پس کہا جائے گا کہ جس چیز کو تو نے بنایا، اس کو زندہ کرو۔

(۱۸) سود کھانے اور تصاویر اتارنے پر لعنت

عَنْ اَبِیْ جیفَةَ اَنَّ النَّبِیّ ﷺ نھٰی عَنْ ثمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الکَلْبِ وَ کَسَبِ الْبَغِیّ وَ لَعَنَ اکل الرِّبٰو وَ مُؤکِلَة وَ الْوَسّمةَ وَ الْمتوشمة وَ الْمُصَوِّر (رواہ بخاری شریف)

ابو جیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خون کی قیمت، کتّے کی قیمت، زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے۔ اور سود کھانے والے، سود کھلانے والے پر، گودنے والی عورت پر، گودوانے والی عورت پر اور تصاویر اتارنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۹) ارشاد نبوی ﷺ: جس نے میری سنت کو لے لیا، وہ میری امت ہے

مَنْ اَخَذ بِسُنَّتِیْ فَھُوَ مِنِّی وَ مَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّی (کنز العمال حدیث ۹۳۰)

جس نے میری سنت کو لے لیا، وہ میری امت ہے۔ اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا تو وہ میری امت میں سے نہیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

(۲۰) جو حضور ﷺ حکم دیں، اس کو اختیار کرو

مَا اَمَرتکم بہٖ فتخذوہ وَ مَا لھیتکم عَنہُ فَانتَھُوا[1]

جس کا تم کو میں حکم دوں تو اس کو اختیار کرو اور جس چیز سے میں تم کو روک لوں تو اس سے رک جاؤ۔

(۲۱) جس نے میری سنت کی مخالفت کی، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

بعث بالحنیفیة السمحة وَ مَنْ خالفَ سُنّتِیْ فَلَیْسَ مِنّی (کنزالعمال حدی ۸۹۶۔ صیحہ البانی ص ۳۴)

مجھے سیدھا اور توحید والا دین دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور جس نے میری سُنت کی مخالفت کی، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆☆☆☆

درسِ عبرت

آج میڈیا اور موبائیل پر جدید آلات تصاویر اُتارنے کے گھر گھر پہنچ گئے ہیں۔ جب علماء اور مشائخ اور صلحاء اپنی خانقاہوں میں موبائیل، ویڈیو اور ٹچ موبائیل پر تصاویر بناتے ہیں، جب فون پر بات کرتے ہیں اور ایک

1 کنزالعمال حدیث ۸۸۱

خادم اہلسنت عبدالوحید

دوسرے کی بعض موبائیل پر تصاویر بھی آمنے سامنے نظر آتی ہیں اور انسان بٹن دبا کر، ٹچ کر کے تصویروں کو محفوظ کر لیتا ہے۔ اور پھر وہ تصاویر ایک دوسرے کو میسج میں تصاویر شیئر کرتے ہیں۔ شادی کی تقریبات میں مردوں اور عورتوں کی تقاریب کی ویڈیو بنا کر گھر گھر رشتہ داروں میں شیئر کی جاتی ہیں۔ اور یہ تصاویر بنانے کا رواج تو عہد جاہلیت میں بھی تھا، جس کی شریعت نے پابندی لگائی اور حضور ﷺ نے بیت اللہ میں موجود انبیاء کرام تک کی تصاویر کو اُتارنے اور سب تصاویر چاک کر کے ضائع کرنے کے احکام صادر فرمائے تھے۔

اوپر منقول احادیث میں بھی تصاویر کو ضائع کرنے اور نہ بنانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور تصاویر بنانے والے کو قیامت کے دن عذاب دیے جانے کی خبر سے امت کو ڈرایا ہے تاکہ وہ تصاویر جاندار کی تیار نہ کریں۔

اور جو پھر بھی تصاویر تیار کرے، اس پر اللہ کی لعنت ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ ان حالات میں مشائخ اور علماء اپنی خانقاہوں کے اندر اور جلسوں کے اندر تقریبات میں ویڈیو، تصاویر والی بنانے کی سختی سے پابندی لگائیں۔ ورنہ امّت کو سخت عذاب، تصاویر بنانے والوں کو تو ہو گا ہی، نہ روکنے کی وجہ سے علماء اور مشائخ بھی اس کے گناہ سے اور اس لعنت سے بچ نہ سکیں گے۔ اپنی خانقاہوں میں ہم پابندی لگانے کی کوشش کریں اور ہمت اور جرأت کریں۔ اور خلاف شریعت کام کو

روک کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اور سنّت پر عمل کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ ہم سب کو شریعت کی پابندی کی توفیق نصیب کریں۔

دعاء: اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کو شریعت و سنت پر آخری سانس تک عمل کی توفیق نصیب کریں۔

آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الکَرِیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّم۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفیؔ

مدنی جامع مسجد چکوال

۳شعبان ۱۴۳۹ھ بروز جمعہ ۲۰ اپریل ۲۰۱۸ء 11½ بجے دن

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

☆☆☆☆

النور مینجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

صداقت اہلسنّت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

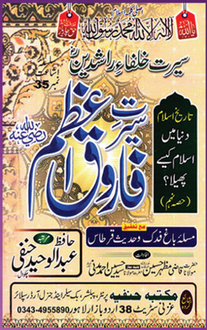

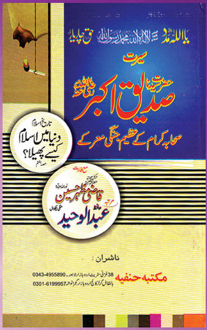

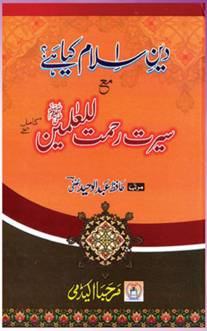

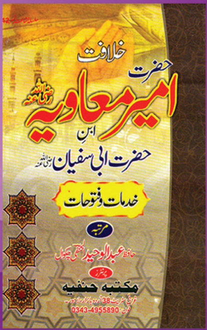

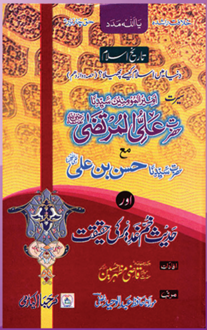

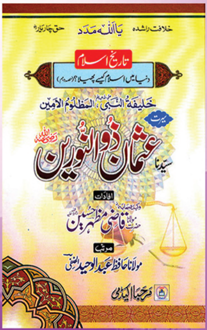

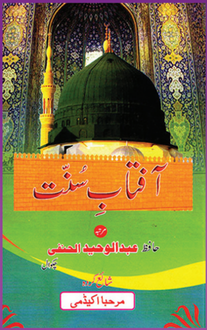

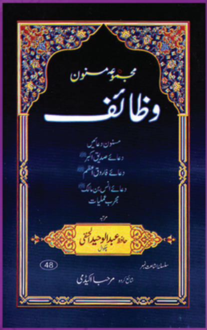

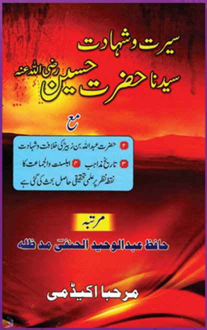

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وزِٹ کریں:
www.alhanfi.com